THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, October 26, 2011
(74th Session)
Volume VII No. 01
(Nos. 01-08)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran………………………..	01
2.	Panel of Presiding Officers…………………………..	02
3.	Oath Taking…………………………………………….	02
4.	Fateha ………………………………………………….	03
5.	Condolence Resolution…………………………………	03-22

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume–VII No.01   SP.VII(01)/2011 130

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, October 26, 2011

The Senate of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty three minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ؕ وَ اِنْ تُصِبْہُمْ حَسَنَۃٌ یَّقُوْلُوْا ہٰذِہٖ
مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ۚ وَ اِنْ تُصِبْہُمْ سَیِّئَۃٌ یَّقُوْلُوْا ہٰذِہٖ مِنْ عِنْدِکَ ؕ قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ ؕ فَمَالِ ہٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ
لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَہُوْنَ حَدِیْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ ۫ وَ مَآ اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ
فَمِنْ نَّفْسِکَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا ﴿۷۹﴾

ترجمہ: (اے جہاد سے ڈرنے والو) تم کہیں رہو، موت تو تمہیں آکر رہے گی خواہ بڑے بڑے محلوں میں رہو۔ اور ان لوگوں کو اگر کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی گزند پہنچتا ہے تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے) کہتے ہیں کہ یہ (گزند) آپ کی وجہ سے (ہمیں پہنچا) ہے کہہ دو کہ (رنج وراحت) سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ بات بھی نہیں سمجھ سکتے۔ (اے) آدم زاد تجھ کو جو فائدہ پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو نقصان پہنچے وہ تیری ہی (شامت اعمال کی) وجہ سے ہے۔ اور (اے محمد) ہم نے تم کو لوگوں (کی ہدایت) کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس بات کا اللہ ہی گواہ کافی ہے۔

سورۃ النساء (آیات 78 تا 79)

Panel of Presiding Officers

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

In pursuance of sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members, in order of precedence, to form a Panel of Presiding Officers for the 74th Session of the Senate of Pakistan:

1. Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi.
2. Mr. Ilyas Ahmed Bilour.
3. Begum Najma Hameed.

Oath Taking

Mr. Chairman: I now call upon Mir Muhammad Ali Rind member elect to come here and take Oath.

(Mir Muhammad Ali Rind took the Oath)

جناب چیئرمین: مبارک ہو، جی نیر بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری (قائد ایوان): شکریہ جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ بیگم نصرت بھٹو صاحبہ کا انتقال 23 اکتوبر کو ہوا اور چوبیس کو عام تعطیل تھی جس کی وجہ سے سینیٹ کا اجلاس نہ ہو سکا اور ان کی تدفین کے بعد آج اجلاس ہو رہا ہے۔ بیگم صاحبہ وہ شخصیت تھیں کہ اس ملک میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کے حوالے سے جب گفتگو ہو تو ان کا ذکر لازمی ہوتا ہے۔ بیگم صاحبہ پاکستان کے پہلے وزیراعظم کی بیگم تھیں اور first lady کے نام سے بھی جانی جاتی تھیں۔ 1977 کے بعد جب اس ملک میں شب خون مارا گیا، جب آمریت مسلط ہو گئی تو انہوں نے ایک طویل جدوجہد کی، قائد ذوالفقار علی بھٹو جب پابند سلاسل تھے تو انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت سنبھالی اور ایک جدوجہد بھی کی۔ اس وقت کی آمریت کے خلاف ایم آر ڈی تشکیل ہوئی اور اس کی قیادت سنبھالی اور آج جو جمہوری ادارے ہمیں نظر آ رہے ہیں، ان جمہوری اداروں کے قیام کے لیے اور اس ملک میں محروم و غریب طبقات کے لیے جدوجہد کی تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی خدمات کے اعتراف میں، ان کی جدوجہد کے اعتراف میں آج اس ایوان کو ایک متفقہ قرارداد پاس کرنی ہے۔ اس سلسلے میں میری باقی پارلیمانی لیڈران سے بھی بات ہوئی ہے اور یہ طے ہوا ہے کہ آج مزید کارروائی نہ کی جائے اور ان کو خراج عقیدت

پیش کرنے کے لیے ایک resolution adopt کی جائے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اجلاس کی جو دیگر proceedings مثلاً question hour یا legislative business وغیرہ کو اگلے اجلاس کے لیے defer کر دیا جائے۔ یہ میری درخواست ہے۔ میری یہ بھی گزارش ہو گی کہ اجلاس کے آغاز میں بیگم صاحبہ کے لیے دعائے مغفرت کی جائے اور اس کے بعد میں ایک consensus resolution پیش کرنا چاہتا ہوں اور resolution سے قبل جو honourable members گفتگو کرنا چاہتے ہیں، بیگم صاحبہ کی جدوجہد کے اعتراف میں ان کو خراج عقیدت پیش کرنا چاہتے ہیں اس مقصد کے لیے proceedings کو جاری رکھا جا سکتا ہے۔

Fateha

جناب چیئرمین: جی مولانا گل نصیب صاحب۔

(اس موقع پر بیگم نصرت بھٹو صاحبہ، مولانا عبدالغنی صاحب، جناب عبداللہ بن عبدالعزیز، جناب عقیل الرحمٰن ایم این اے، جناب قذافی صاحب، شمیم احمد خان صاحب کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔)

سینیٹر صابر علی بلوچ: شکریہ جناب چیئرمین۔ جب شہید ذوالفقار بھٹو نے 1966 میں پاکستان پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھی تو اس وقت سے شہید جمہوریت محترمہ بیگم نصرت بھٹو صاحبہ پاکستان پیپلز پارٹی کی خواتین ونگ کی صدر تھیں۔ جناب والا! جب ضیاء الحق نے مارشل لا لگا کر ملک میں آمریت کا آغاز کیا، آئین کو چھ صفحات کی فضول قسم کی دستاویز قرار دے کر اس کو۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ صابر بلوچ صاحب۔ جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! جو قرارداد ہم نے متفقہ طور پر بنائی ہے اگر اس کو پہلے move کر دیں اور پھر تقاریر ہو جائیں تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: چلیں بخاری صاحب پہلے resolution move کر دیں۔

Condolence Resolution

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Sir, this is a condolence resolution which is agreed by all parties present in the House.

"This House expresses its grief and sorrow on the sad demise of Begum Nusrat Bhutto, former MNA, Senior Minister and First Lady of Pakistan, on 23rd October, 2011.

The late Begum Nusrat Bhutto was a seasoned parliamentarian. She was elected thrice as a Member of National Assembly in the years 1988, 1993 and 1997 from the Province of Sindh. Her death is not only a loss to the family but also a loss for the people of Pakistan. She was a woman of substance and a woman of many graces. Her strong personality as a leader, as a mother and as a wife remained a motivating force and a source of strength not only for her family but also for the entire nation.

From the very aftermath of partition in 1947, when hordes of refugees started pouring into Pakistan, Begum Bhutto then Nusrat Khanum, engaged herself in relief operations as a young woman from the Women National Guard. Her devotion and struggle for democracy and women of Pakistan despite all the challenges including tragic loss of her husband, two sons and a daughter stand as a beacon for all. She was an icon for democracy and humanitarian work and her struggle for oppressed and down trodden workers and their empowerment will always be remembered.

May her soul rest in eternal peace and may God give her family strength and fortitude to bear this loss. Ameen!

A copy of this resolution may be sent to the bereaved family."

Mr. Chairman: I put the resolution to the House.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: I think this is an agreed resolution and it is passed unanimously.

جی بلوچ صاحب آپ continue کریں جب تک میں نام لکھ لیتا ہوں۔ آپ لوگ اپنے اپنے نام دے دیں۔

سینیٹر صابر علی بلوچ: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس میں وقت کی پابندی ہے؟

جناب چیئرمین: جی دو دو منٹ لے لیں۔ But not more than two minutes.

سینیٹر صابر علی بلوچ: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ پیپلز پارٹی دوسری جماعتوں سے ایک مختلف جماعت ہے۔ یہ ایک خاندان کی حیثیت رکھتی ہے اور اس خاندان کی قربانیوں کی ایک لمبی تاریخ ہے۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو کی قربانی، بے نظیر بھٹو صاحبہ کی قربانی، مرتضیٰ بھٹو کی قربانی، شاہنواز بھٹو کی قربانی اور بیگم صاحبہ کی اپنی قربانی۔ ایک تاریک دور جو جنرل ضیاء الحق کا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان تو کیا بلکہ دنیا کی تاریخ میں کبھی ایسا ظلم، آفت اور تکلیف دہ واقعات پوری دنیا میں کسی اور جگہ پیش نہیں آئے۔ میں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں بیگم صاحبہ کو کہ انہوں نے جس تدبر اور بہادری کے ساتھ ضیاء الحق کے مارشل لا کا مقابلہ کیا اور جب MRD بنی تو ہم وہاں پہنچے اور ہم نے بیگم صاحبہ سے احتجاج کیا کہ جی! یہ لوگ جن کو آپ آج MRD میں شامل کر رہی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ذوالفقار علی بھٹو کے قاتل ہیں لیکن انہوں نے ہمیں سمجھا بجھا کر کہا کہ سیاست میں ایسا وقت آتا ہے کہ تمام سیاستدانوں کو on board لیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ reconciliation کی پالیسی، جو آج بھی زرداری صاحب لے کر چل رہے ہیں، اس کی ابتدا بیگم نصرت بھٹو صاحبہ نے کی۔ جناب والا! چونکہ آپ نے وقت کم دیا ہے، اس لیے میں صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں اور اپنے دوست جاوید ہاشمی صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بہادری سے ایک بات کا اعتراف کیا کہ میں نے جنرل ضیاء الحق جیسے آمر کا ساتھ دیا تھا اور میں اس پر معذرت خواہ ہوں۔ یہاں پر بزرگ بیٹھے ہیں۔ راجہ ظفر الحق صاحب بیٹھے ہیں اور دوسرے دوست بیٹھے ہیں جنہوں نے کسی وجہ سے اس تاریک دور کا ساتھ دیا تھا۔ وہ کسی وجہ سے اس تاریک دور کا ایک حصہ تھے۔ انہوں نے ایسے dictator کا ساتھ دیا تھا کہ آج بھی ہماری پیٹھ پر اس وحشت کے نشان موجود ہیں، وہ کپڑے بھی آج تک موجود ہیں۔ کارکنوں، لیڈروں کو جس طریقے سے eliminate کیا گیا، پھانسیاں دیں، یہ چیزیں ان کے لیے ایک nightmare ہونی چاہییے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ بیگم صاحبہ کو خراج عقیدت پیش

کرنے کے بعد راجہ ظفر الحق صاحب اور جو دوست یہاں بیٹھے ہیں، جنہوں نے ضیاء الحق کا ساتھ دیا، وہ بھی اپنی پارٹی کے دوست ہاشمی صاحب کی تقلید کریں اور اس پر معذرت کریں۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔ ڈار صاحب۔ جی راجہ صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! آپ کی موجودگی میں یہ طے ہوا تھا کہ ایک consensus and unanimous resolution پاس کیا جائے گا اور اس کا یہی مقصد ہوتا ہے کہ کوئی ایسے controversial issues نہ اٹھائے جائیں اور جو شخصیت وفات پا گئی ہے، صرف ان کے بارے میں ایوان اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ پاکستان کی تاریخ عجیب چیزوں اور تضادات سے بھری ہوئی ہے۔ آپ کو یاد ہو گا اور ایوان کے ہر رکن کو بھی یاد ہو گا کہ پاکستان میں کئی dictators آئے ہیں۔ سات اکتوبر ۱۹۵۸ء کو پہلا مارشل لا جنرل سکندر مرزا نے لگایا۔ کچھ لوگوں نے اس کا بھی ساتھ دیا تھا۔ اس کے بعد ستائیس اکتوبر کو ایوب خان نے مارشل لاء لگایا۔ کئی لوگوں نے اس کا بھی ساتھ دیا تھا اور دو دن، چار دن نہیں، دو، چار سال نہیں، آٹھ سال دیا تھا۔ پھر اس کے بعد اسی طریقے سے اور بھی آتے رہے اور سلسلہ چلتا رہا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تاریخ کی بات ہے، ماضی کی بات ہے۔ We are making a new beginning اور اگر اس طرح ہم ایک دوسرے کے حالات کریدنا شروع کریں تو یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو گا۔ بیگم نصرت بھٹو صاحبہ کی وفات کے بعد سب سے پہلے میں نے ان کی تعریف میں اخبارات میں بیان دیا تھا اس وجہ سے کہ انہوں نے جد و جہد بھی کی، انہوں نے جرأت اور دلیری بھی دکھائی۔ انہوں نے نہ صرف پاکستان میں مختلف فورمز پر اپنا کردار ادا کیا بلکہ بین الاقوامی فورمز پر بھی انہوں نے اپنا قومی کردار ادا کیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ۱۹۹۳ء میں، جون کے مہینے میں ویانا میں یو این کے تحت human rights کا ایک بین الاقوامی convention ہوا تھا۔ اس وقت کے وزیر اعظم جناب نواز شریف نے محترمہ بیگم بے نظیر بھٹو صاحبہ کو کہا کہ وہ اس convention میں وفد کی قیادت فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ میری خواہش یہ ہو گی کہ محترمہ نصرت بھٹو صاحبہ اس وفد کی قیادت کریں۔ وہ اس وقت ایم این اے تھیں۔ پانچ چھ ارکان کا وفد گیا، جس کی قیادت محترمہ نے کی تھی۔ وہاں جا کر پتا یہ چلا کہ چونکہ وہاں بڑی دنیا آئی ہوئی ہے، صرف دو ارکان کو اجازت ہو گی۔ ایک leader of the delegation اور ایک ڈپٹی لیڈر کو۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہو گا؟ تو انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ راجہ ظفر الحق ہوں گے اور پاکستان کے لیے مختص کی ہوئی سیٹوں

میں سے ایک سیٹ پر وہ بیٹھیں، دوسری سیٹ پر میں بیٹھا۔ تین دن تک ہم اکٹھے اپنے خیالات کا تبادلہ بھی کرتے رہے اور اس میں جب پاکستان کا نام بلایا گیا تو محترمہ نے وہاں تقریر کی۔ جب انہوں نے کشمیر کا ذکر کیا تو Indian delegation نے اعتراض کیا اور وہاں کے وزیر خارجہ جو preside کر رہے تھے، ان سے انہوں نے درخواست کی کہ آپ Indian delegation کی بات سن لیں۔ پہلے تو انہوں نے کہا کہ جب آپ نے مجھے floor دیا ہے تو پھر اسے کیا حق ہے کہ وہ میری تقریر میں مداخلت کرے۔ اس پر پورے ہال نے ان کو ovation دی۔ تالیاں بجائیں۔ پھر اس کے بعد تھوڑی سی تقریر جو وہ پہلے پڑھ چکی تھیں، انہوں نے وہ تقریر دوبارہ پڑھی۔ اس کے بعد کشمیریوں کی آزادی، ان کے بنیادی حقوق، ان کی تکالیف، ان کی قربانیوں اور پاکستان کے موقف کو ایسے خوبصورت طریقے اور پروقار آواز کے ساتھ انہوں نے بیان کیا کہ جب انہوں نے تقریر ختم کی تو سارے ہال نے، یعنی پوری دنیا نے کھڑے ہو کر ان کو ovation دی۔ میں ان کی اس performance اور شخصیت پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، بجائے اس کے کہ ہم ایک دوسرے کے لیے اس طرح کی باتیں کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ راجہ صاحب نے ابھی جو حقیقت بیان کی ہے، یہ ہم سب کے لیے بڑی سبق آموز ہے۔ ہم سب کو چاہیے کہ شہید بی بی کا جو یہ فیصلہ تھا کہ راجہ صاحب اور وہ دونوں تقریر کریں گے، اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم تمام parliamentarians کو اور سیاستدانوں کو چلنا چاہیے تاکہ یہ ملک خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو۔ شکریہ۔ جی سواتی صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بلوچ صاحب! بیٹھ جائیے۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Thank you very much Mr. Chairman, right from the very outset, let me express my condolence to the members of *Begum Sahiba's* family first and then with the members of Pakistan Peoples' Party. She was a great lady. She served this House with the best of her ability and stood tall and strong for the protection of democracy. Due to the time constraint and because my other colleagues are going to be

speaking, I would just say that it is universally acknowledged that behind every successful man there is a great woman behind that man and I think late Zulfiqar Ali Bhutto was a very lucky man that he had such a great woman along with him. May Allah *Subhanahoo Taala* rest her soul in peace and I share my grief along with all members of her family. Thank you very much.

جناب چیئرمین: حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: محترم چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ۔ آج اس جگہ پر ہم ایک ایسی خاتون کے حوالے سے بات کر رہے ہیں، جس کی زندگی بحیثیت ماں، بیوی اور سیاسی قائد بڑی تکلیف میں گزری ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس وقت کی حکومت سے ہماری پارٹی کا اختلاف تھا لیکن جناب ذوالفقار علی بھٹو کی شہادت اور judicial murder کے بعد محترمہ نے ایم آر ڈی کی جو تحریک چلائی تھی، اس میں ہم ان کے شانہ بشانہ تھے۔ ہمارے ساتھی جیلوں میں گئے۔ میں خود چار مرتبہ اس تحریک کی وجہ سے جیل میں گیا۔ جس بہادری سے انہوں نے dictator کا مقابلہ کیا اور اپنی پارٹی اور اپنے خاندان کی بھی حفاظت کی، ہم سمجھتے ہیں کہ یقیناً ان کی خدمت میں خراج تحسین پیش کیا جانا چاہیے۔ وہ ایک ایسی ماں تھیں کہ جس نے اپنی زندگی میں اپنے جوان بیٹوں کو مقتول دیکھا۔ دونوں بیٹے ان کی آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے گئے۔ یہ الگ بات ہے کہ اپنی بیماری کے سبب وہ اپنی شہید بیٹی کی موت کی خبر نہ سن سکیں۔ اس غم سے انہیں اس بہانے نجات ملی کہ وہ کچھ یادداشت کھو چکی تھیں۔ جناب چیئرمین! ان کی تصاویر جو اس زمانے میں اور آج بھی اخباروں میں چھپی ہیں، ان تصاویر میں سے ایک تصویر میں وہ قذافی اسٹیڈیم میں ایک dictator کے خلاف ایک بہت بڑے ہجوم کی قیادت کر رہی ہیں، ان پر لاٹھی چارج کیا گیا اور ان کو زخمی کیا گیا۔ آج کی اس قرارداد میں قذافی صاحب کا نام بھی آیا ہے۔ ہم dictators کے حامی نہیں لیکن Geneva Convention کے تحت جب کوئی جنگی قیدی قبضے میں آئے تو اسے قتل نہیں کیا جاتا، ہم اس رویے کی مذمت کرتے ہیں۔ ہمیں اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا اور ہمارے بین الاقوامی قوانین بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔ ہم ساری زندگی انقلاب کے نام پر غیر مہذب رویے اختیار کیوں کریں۔ ماضی کے dictators نے 40, 40 سال

غیر مہذب رویے اختیار کیے اور آج جمہوریت کے نام پر آنے والے dictators یا ہجوم نے غیر مہذب رویہ اختیار کیا۔

جناب چیئرمین: آپ resolution پر آئیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! عوامی نیشنل پارٹی، پاکستان پیپلز پارٹی اور بھٹو صاحب کی family کے اس غم میں ان کے ساتھ شریک ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور پاکستان پیپلز پارٹی اور بھٹو صاحب کی family کو مزید غموں سے بچائے رکھے (آمین)۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ ڈاکٹر بابر اعوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آغاز میں اپنی پارٹی کے behalf پر یہاں بیٹھے ہوئے سب سیاسی جماعتوں کے قائدین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے آج پاکستان کی ایک عظیم خاتون کی وفات کے سوگ میں ایک متفقہ قرارداد پاس کر کے غمزدہ خاندان، غمزدہ پارٹی اور پاکستان کے عوام کو ایک بہت اچھا پیغام دیا۔ بیگم نصرت بھٹو صاحبہ کی شخصیت کئی اعتبار سے عالمی طور پر بڑی منفرد تھی مثلاً ان کے father in law, husband and daughter, they remained the Chief Executives. Of course father in law, before partition. ان کے داماد پاکستان کے صدر ہیں۔ شہید قائد عوام کی گرفتاری کے بعد بابائے سوشلزم کچھ عرصہ تک پارٹی کے سربراہ رہے۔ انہوں نے بعد میں خود پارٹی کی قیادت کی اور ایک لمبے عرصے تک پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی کی پہلی خاتون Chairperson رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کی زندگی میں ان کا نواسہ اسی پارٹی کا چیئرمین بنا۔ یہ ان کی ایک منفرد حیثیت ہے۔

ان کی دوسری منفرد حیثیت یہ ہے کہ آج پاکستان میں 1973 کے آئین کے تناظر میں جو پارلیمانی نظام جمہوریت ہے، وہ اس کے بانیوں میں سے ایک تھیں۔ اس اعتبار سے بہت کم خواتین اس دور میں اس عمل میں شریک تھیں۔ ایک اور پہلو جس نے ان کو عالمی طور پر نمایاں شخصیت بنایا، وہ ان کا جمہوریت پر لازوال اعتماد تھا اور جمہوریت کے لیے ان کی عملی جدوجہد تھی۔ اس کے لیے وہ میدان میں لڑیں بھی، قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلیں اور اس کے ساتھ ساتھ ریاستی تشدد کو بھی برداشت کیا۔ ان کی وفات سے women emancipation and empowerment کی ایک

تاریخ اور ایک باب اختتام کو پہنچا ہے۔ اس لیے اس House نے بجا طور پر بالغ نظری کا مظاہرہ کرتے ہوئے متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی جس کے لیے میں ایوان کی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔

میں آخر میں مختصراً دو باتیں کہنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز پاکستان پیپلز پارٹی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاکستان میں خواتین کو معاشرے میں اور زیادہ فعال بنانے کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ دوسرا حاجی عدیل صاحب نے کرنل قذافی کے ماورائے قتل کے بارے میں بات کی، میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ کرنل مشہدی صاحب۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: On behalf of my leader Mr. Altaf Hussain, the Coordination Committee, the elected representatives, the Senators and the workers of the Muttahida Qaumi Movement, I offer my heartfelt condolences on the very sad demise of a very great leady of Pakistan. Our heart goes out to the family members of the dear beloved deceased and to her extended family, all the men, women, children of this great nation of ours. She was in deed a mother of democracy. She was a great woman. She was from the upper classes, always had been and yet you can safely say that she was a woman of great substance. She was a princess amongst women and a woman amongst princesses. She has left a lasting impression in the hearts and minds of the people of Pakistan for her relentless struggle for democracy. She told Pakistan the real meaning of the word "courage" and courage coming from such a great leady was something that was witnessed in the time of General Zia-ul-Haq, when she lead the MRD movement and her sacrifices for democracy will never be forgotten. She had a great following not only in the country but also she was a recognized figure abroad. She was of course the wife of Pakistan's greatest Prime Minister, then mother of a very great Prime Minister. She suffered such

tragedy which can only be compared to the Kennedy family or the Nehru family in the world of politics today and she suffered with the dignity on her own. Her courage, her dignity, her grace and her commitment to the people of Pakistan will never be forgotten. We pray for her soul. We pray that almighty Allah will grant her the best place in heaven and this great nation will not forget this great leady so quickly not only for the great sacrifices she made in the form of her own family but the great sacrifices she made in the name of democracy. If we are in National Assembly today and if we are speaking freely today, a great deal of this credit goes to this great leady. Pakistan today is poorer. Thank you very much Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. Hasil Bazenjo *Sahib*.

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب سنائی دی)

جناب چیئرمین: چھ سپیکرز مزید ہیں، اس لیے نماز کا وقفہ کر لیں؟ جو House کا فیصلہ ہو۔ پندرہ منٹ کا وقفہ کر لیں یا continue کر لیں؟

سینیٹر کلثوم پروین: نماز کے بعد کر لیں۔

جناب چیئرمین: نماز کے بعد کر لیں؟ کلثوم صاحبہ آپ کا نام بھی ہے۔ اب ساڑھے پانچ ہوئے ہیں، پونے چھ بجے sharp Bazenjo *Sahib*, you will be first speaker. پندرہ منٹ کے لیے وقفہ کرتے ہیں۔

\-------------

(The House was then adjourned for "Maghrib" prayers)

\-------------

(نماز مغرب کے وقفے کے بعد اجلاس زیر صدارت جناب چیئرمین (جناب فاروق حامد نائیک) دوبارہ شروع ہوا۔)

جناب چیئرمین: بزنجو صاحب کہاں ہیں؟ میں نے کہا تھا 15 minutes, 17 minutes ہورہے ہیں۔ بزنجو صاحب آ گئے ہیں۔ جی بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے اس موقع پر مجھے بولنے کی اجازت دی۔ بیگم نصرت بھٹو ایک westernized Persian عورت تھیں۔ انہوں نے جس قسم کی زندگی گزاری، میں کہوں گا کہ she was the most unfortunate woman in this world. جو اپنے شوہر کو پھانسی لگتے ہوئے دیکھے، جو اپنے چھوٹے بیٹے کی موت دیکھے، جس نے اپنے ہی دور حکومت میں اپنے بیٹے کی لاش اٹھائی ہو اور جو اپنی بیٹی کی موت کی خبر نہ سن سکی ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا میں بہت کم عورتیں ایسی ہوں گی کہ ان کی زندگی میں اتنی مشکلات اور بد قسمتی آئی ہو۔ میرا اتفاق سے محترمہ نصرت بھٹو صاحبہ سے مختلف طریقے سے تعلق رہا۔ جب ہم کراچی یونیورسٹی میں تھے تو محترمہ نے بھٹو کی پھانسی کے بعد۔۔۔ ہم کہتے ہیں کہ Nusrat Bhutto was not a political women وہ ایک وزیراعظم کی بیوی ضرور رہی مگر وہ سیاسی خاتون کبھی نہیں رہی مگر اپنے شوہر کی موت کے بعد پاکستان کے بدترین ڈکٹیٹر ضیاء الحق کے خلاف اس نے MRD بنانے کی ذمہ داری لی اس کا شاید بہت کم لوگوں کو اندازہ تھا کہ نصرت بھٹو کو ان حالات میں کون کونسی مشکلات درپیش آئیں۔ نصرت بھٹو ان تمام لوگوں کو کھو چکی تھیں جو ذوالفقار علی بھٹو کے نام سے develop ہوئے تھے، بڑے بڑے نام ہیں، میں نام لینا مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ سب کو معلوم ہے، سب کو یاد ہے کہ جو گورنر بھی رہے، وزیراعلیٰ بھی رہے اور وزیر بھی رہے، اس وقت وہ سب اس کو چھوڑ چکے تھے مگر اس کے باوجود میں صرف ایک مثال دوں گا I am sorry پیپلز پارٹی والے mind نہ کریں، یہ جو آج بلوچوں سے یا بلوچستان سے یہ لوگ معافیاں مانگتے پھر رہے ہیں۔ چیئرمین صاحب! بدنام زمانہ حیدرآباد ٹریبونل کے بعد جو ذوالفقار علی بھٹو کے ہی دور میں بنا۔ ضیاء الحق کے آنے کے بعد جب حیدرآباد ٹریبونل ٹوٹا۔۔۔

جناب چیئرمین: بزنجو صاحب! آپ resolution پر ہی رہیے۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: میں اسی پر آرہا ہوں جی۔ I am coming on that sir.

جناب چیئرمین: جناب! rules کے مطابق یہی ہے you have to confine

yourself on resolution.

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: آپ مجھے وہاں پہنچنے تو دیں۔ دو منٹ مجھے زیادہ بھی دیں۔

جناب چیئرمین: جی۔ میں دو منٹ کی بات نہیں کر رہا۔ میں بات کر رہا ہوں rules کی۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: میں جب وہاں آؤں گا تو سن لینا۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: بلوچستان کی پوری leadership بھٹو دور میں قید و بند میں رہی۔ جب حیدر آباد ٹریبونل ٹوٹا تو شاید یہ assume کیا گیا کہ یہ leadership چونکہ بھٹو کے دور میں جیل میں رہی ہے یہ اب ان کی مخالفت کریں گے مگر this was Nusrat Bhutto, یہ نصرت بھٹو تھی اور she went to everybody وہ ایک ایک کے پاس گئیں اور اس نے کہا دیکھیں میں بھٹو کے لیے نہیں اس وقت میں dictatorship کے خلاف کھڑا ہونا چاہتی ہوں۔ مجھے آپ لوگوں کی support کی ضرورت ہے اور سب سے پہلے کسی نے جب بلوچ لیڈروں سے معافی مانگی حیدر آباد ٹریبونل پر، Army action پر تو she was Nusrat Bhutto. اس نے سب سے پہلے یہ کہا کہ یہ ہماری پارٹی کی یا ذوالفقار علی بھٹو کی بڑی غلطیوں میں سے ایک غلطی تھی۔ اس کے بعد وہ ان تمام لیڈروں کے پاس گئی جو اس کی پارٹی چھوڑ چکے تھے، جو اس سے غداری کر چکے تھے ان سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا ایک ایسی عورت کے لیے جس کے لیے میں دوبارہ گھریلو عورت کا لفظ استعمال کروں گا کہ ایک مکمل گھریلو عورت کے لیے یہ آسان نہیں تھا۔ اور اس نے ثابت قدمی سے MRD بنائی۔ اگر میں غلط نہیں ہوں تو موجودہ پارٹیوں میں جماعت اسلامی کو چھوڑ کر یا وہ جماعتیں جو اس زمانے میں نہیں بنی تھیں ان کو چھوڑ کر کوئی ایسی جماعت نہیں تھی جو MRD کا حصہ نہیں تھی۔ اس کے لیے وہ ایک ایک لیڈر کے پاس گئی، ایک ایک پارٹی سربراہ کے پاس گئی اور اگر ضیاء الحق کا دور ختم ہوا، اس میں 1985 کی struggle آپ نے دیکھی تو اس کا ٹوٹل credit میں کم از کم نصرت بھٹو کو دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: ایک منٹ جناب! میرا دوسرا واسطہ نوے کی دہائی میں رہا جب میں اور وہ دونوں ان پچھلی سیٹوں پر as MNA بیٹھتے رہے، وہ اکثر ذکر کیا کرتی تھی تمام

بلوچ لیڈروں کا اور اس نے صرف یہ نہیں کیا، صرف انہوں نے بچوں کی قربانی نہیں دی، یہاں تو ماں، بہن، بھائی کسی کو معاف نہیں کرتے مگر اس نے وزارت عظمیٰ سے لے کر پیپلز پارٹی کی شریک چیئرمین شپ تک بے نظیر کو دی اور شاید ہی کوئی اور ایسا کر سکے۔ مگر یہاں پر میں ایک بات بالکل واضح کہوں گا بلکہ میں اس کی موت سے پہلے بھی سوچتا رہا کہ کتنی بد قسمت عورت ہے کہ ان تمام واقعات کے باوجود وہ آج اپنے ملک سے دور اس فیملی کے ساتھ جو Persian family تھی، ان کے ساتھ رہ رہی ہے۔ اچھی بات ہے آج اس کو وہ اعزازات ملے، حقدار تو وہ 1988 میں بھی تھی اور 1996 میں بھی تھی مگر میں سمجھتا ہوں کہ ہماری سیاسی قیادت کو ان چیزوں سے سبق سیکھنا چاہیے کہ نصرت بھٹو جیسی گھریلو عورت بڑھ کر ضیاء الحق جیسے جابر ڈکٹیٹر کو اس ملک سے نکالنے میں کامیاب ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی قیادت ہر وقت خراج تحسین اور خراج عقیدت کی حقدار ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے محترمہ نصرت بھٹو صاحبہ کو خراج عقیدت پیش کرتی ہوں اور ان کی موت کا مجھے دلی صدمہ ہے۔ میں سیاست سے ہٹ کر بات کروں گی کیونکہ جس وقت وہ سیاست میں تھیں تو اس وقت شاید ہم سیاست کے سیر، پاؤ کو بھی نہیں جانتے تھے۔ میں تو اس ماں کی بات کروں گی جو بہت دکھی ماں تھی۔ میں اس خاتون کی بات کروں گی جو بہت بہادر لیڈر تھی، میں اس عورت کی بات کروں گی جو ایک وزیراعظم کی بیوی اور ایک وزیراعظم کی ماں تھی۔ آج وہ ہم میں نہیں ہیں ہر شخص اپنے اپنے طور پر، جنہوں نے یقیناً ان کے ساتھ کام کیا وہ اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ میں نے ان کی زندگی کے بارے میں جو پڑھا، جو میں نے دیکھا، جو میں نے سنا۔ اپنے شوہر کا اور اپنی بیٹی کا صرف آٹھ سالہ اقتدار دیکھنے کے بعد جتنے رنج و غم انہوں نے اٹھائے شاید کسی نے بھی نہ اٹھائے ہوں اور یقیناً آج وہ شہر خموشاں میں بڑی پرسکون ہوں گی اس لیے کہ آج اس کو welcome کہنے کے لیے اس کا شوہر، اس کے بیٹے اور اس کی بیٹی وہاں حاضر ہوں گی۔ ایک دکھی ماں کے لیے اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ اس کے ہوتے ہوئے، اس کے زندہ ہوتے ہوئے اس کے شوہر کو پھانسی دے دی جائے، اس کے زندہ ہوتے ہوئے اس کے بیٹوں کو مار دیا جائے، یہ کسی ماں سے پوچھا جائے اور اچھا ہوا کہ وہ ہوش و حواس میں نہیں تھی کہ اس کو اپنی پیاری بیٹی کی شہادت کی اطلاع نہیں ملی۔ جناب میں صرف اور صرف دکھ سے ان کو

خراج عقیدت پیش کرتی ہوں۔ ایسی عظیم عورت کو تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی۔ وہ تاریخ کا حصہ تھی، تاریخ کا حصہ ہے اور تاریخ کا حصہ رہے گی۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔ مندوخیل صاحب! آپ کچھ فرمانا چاہیں گے؟ جی۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں محترمہ نصرت بھٹو کی وفات پر دعا کرتا ہوں کہ خدا ان کو جنت الفردوس عطا کرے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

جناب چیئرمین! سیاسی تحریک میں ایک ایسا موقع آیا کہ ہم محترمہ کے ساتھ مشورہ کرنے ایک جگہ بیٹھے۔ جناب چیئرمین! جب 1977ء میں جنرل ضیاء الحق کا مارشل لا لگا تو اس وقت ہماری پارٹی کا موقف یہ تھا کہ priority اور اولین بات مارشل لا کا خاتمہ اور democracy کا قیام ہے۔ اس مقصد کے لیے ہماری پشتونخوا ملی عوامی پارٹی اور اس کے لیڈر محمود خان اچکزئی نے احتجاجی تحریک چلائی۔ جناب والا! اس وقت ایک خاص reality یہ تھی کہ جو پارٹیاں جمہوریت کے لیے بات کرتی تھیں جن میں پیپلز پارٹی بھی تھی--- لیکن دوسری طرف NAP تھی، جیسا کہ محترم نے کہا کہ جیلوں میں رہی تو اہم سیاست یہ تھی کہ ایسی مختلف پارٹیوں کو متحد کیا جائے اور سب سے پہلے مارشل لا کا خاتمہ ہو پھر اس کے ساتھ جمہوریت کا قیام ہو۔ یہ ہماری کوشش تھی، اس کے لیے ہم سیاسی پارٹیوں سے ملتے رہتے تھے۔

جناب والا! اس میں ایک اہم بات یہ ہے کہ مجھے موقع ملا محترمہ کے ساتھ بیٹھنے اور ان سے بات کرنے کا۔ 81ء میں، تقریباً date یہی تھی کہ M.R.D. بنی، تقریباً یکم فروری 1981 یا کچھ اسی طرح کی تاریخ تھی، ہوسکتا ہے میں ذرا miss کررہا ہوں، لیکن جناب چیئرمین! اس سے پہلے محمود خان اچکزئی، میں اور ہماری پارٹی کے جنرل سیکرٹری ان کے پاس 10 کلفٹن گئے جہاں محترمہ بے نظیر بھٹو بھی ان کے ساتھ تھیں اور وہ اس حوالے سے کافی کم عمر تھیں اور ان کا لباس عمومی تھا یعنی کسی سیاسی آدمی کا نہیں تھا۔ ہم نے محترمہ سے یہ request کی کہ ملک میں جمہوریت کے لیے، مارشل لا کے خاتمے کے لیے پارٹیوں کا democratic محاذ ضروری ہے، اس کے لیے آپ کی پیپلز پارٹی اور NAP جیسی پارٹیوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ اس معاملے پر ان کے گھر میں ہم نے کافی بات چیت کی۔ پھر اس حوالے سے اس کے بعد دو تین بار ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد پھر M.R.D. بنی۔ پھر جب M.R.D. نے جمہوریت کے لیے تحریک چلائی، اس میں کوئٹہ کی جامع مسجد سے جلوس نکالا گیا جس میں ہماری پشتونخوا ملی

عوامی پارٹی اور دوسری پارٹیاں شامل تھیں، اس میں مولانا محمد خان شیرانی بھی تھے۔ محمود خان اچکزئی نے سب سے پہلے anti martial law movement launch کی اور کوئٹہ کی جامع مسجد سے جناح روڈ، جناح روڈ سے لیاقت بازار، لیاقت بازار سے باچا خان چوک، یہ جلوس جارہا تھا، محمود خان اچکزئی اس کی سربراہی کررہا تھا اور اس پر گولیاں برس رہی تھیں۔ جناب والا! آخر میں ہمارے چار ساتھی اس میں باقاعدہ شہید ہوئے۔ محمود خان پانچ سال مفرور رہا کیونکہ مارشل لاوالوں نے انہیں چھوڑنا نہیں تھا۔

جناب والا! یہ وہ لمحات تھے یا وہ وقت تھا جس میں ہم نے ان سے ملاقات کی اور یہ وہ سیاست تھی جس سیاست کی ہمیں آج بھی ضرورت ہے۔ ویسے تو دوسرے لوگوں کا بھی اس میں role تھا لیکن ہمارا اس میں بالخصوص یہ role تھا۔ بہر صورت آج وہ مرحومہ ہیں، ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ جو ان کے ارمان تھے، یہ باقی details ہیں کہ بار بار ان پر حملہ بھی ہوا، یہ ان کے جو ارمان تھے، آج بھی ہم یہ کہتے ہیں کہ آج جو 18ویں ترمیم ہمارے ملک کی پارٹیوں نے مل کر بنائی، ایک بہت اچھا قدم تھا لیکن اس پر آگے عمل کرنا چاہیے اور واقعتاً ایسے حالات پیدا نہیں کرنے چاہییں کہ ہم پھر ایک نئے مارشل لا کا شکار ہوجائیں۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔ وسیم سجاد صاحب۔

Senator Wasim Sajjad: Mr. Chairman, I would like to join my colleagues in expressing on my own behalf and on behalf of the Pakistan Muslim League, our heartfelt condolences on the sad demise of the late Mrs. Nusrat Bhutto.

I would briefly describe her, I would say that she was a woman who had courage and who was a brave lady after the unfortunate demise, I would say murder of her late husband. She was faced with crisis of leadership within the party and she took up the challenge and was able to keep the party together and hand it over safely to her equally brave daughter, the late Mohtarma Benazir Bhutto. She was a lady who faced many hardships, difficulties and tragedies in her life. An ordinary person would have disintegrated merely by the shock and weight of those tragedies but she faced them all.

I along-with all my colleagues pray that she may be given a perfect place in heaven. I would like the condolences of the House through you Mr. Chairman, to be conveyed to the family of the late Mrs. Nusrat Bhutto. I would also like to take this opportunity to convey my condolences to the party as well as to the people of Pakistan. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ رازق خان صاحب۔

سینیٹر عبدالرازق: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بیگم نصرت بھٹو صاحبہ کی وفات پر میں اپنی طرف سے اور فاٹا کے دیگر اراکین کی طرف سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

بیگم صاحبہ کی زندگی میں بڑے نشیب و فراز آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی زندگی میں قائد عوام جیسا لیڈر بحیثیت شوہر عطا کیا۔ اس نے زندگی میں بڑی جدوجہد کی خاص کر M.R.D. کی تحریک میں بڑا اہم role ادا کیا۔ یہ ان کی شخصیت تھی کہ اس نے بڑے کٹھن وقت میں پارٹی کی قیادت سنبھالی اور آج اسی قیادت کے ثمرات پارٹی کو مل رہے ہیں۔ بیگم صاحبہ نے اپنی زندگی میں بڑے دکھ جھیلے۔ اس نے اپنے سامنے دونوں بیٹوں کی شہادت دیکھی اور ان سے محروم ہوئی۔ اسی جدوجہد میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید صاحبہ نے جامِ شہادت نوش کیا۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر سعیدہ صاحبہ۔

سینیٹر سعیدہ اقبال: بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے میری عظیم لیڈر کی وفات پر مجھے بولنے کا موقع دیا۔ آج اس House میں یہ قرارداد جو منظور ہوئی ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پاکستانی قوم اور پاکستانی قوم کے نمائندے آپس میں اس بات پر، اخلاقی اقدار پر اور اپنے ملک کے لیے قربانیاں دینے والی شخصیات پر متفق ہیں۔ یہ بہت بڑی بات ہے کہ ہم اس مصیبت کے وقت، جب پیپلز پارٹی اپنے آپ کو یتیم محسوس کر رہی ہے اور پاکستان بھر کی خواتین، خصوصاً پیپلز پارٹی کی خواتین اپنے آپ کو بہت بے سہارا محسوس کر رہی ہیں کیونکہ اس سے پہلے ہماری وزیراعظم شہید ہوئیں اور اب ہماری ماں بھی چلی گئی ہیں۔ اللہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ وہ

ماں جو ایک بیوی کی صورت میں رفاقت کی مثال تھیں، ایک خاتون کی صورت میں کردار کی اعلیٰ ظرفی کی مثال تھیں اور ایک سیاستدان کی حیثیت سے انہوں نے عورتوں کو حوصلہ دیا، جرأت اور ہمت دی کہ وہ باہر نکلیں گی تو وہ کسی طرح بھی مردوں سے پیچھے نہیں رہیں گی۔ اگر آج ہم لوگ اس میدان میں ہیں، اس ملک کی جتنی بھی محنت کش خواتین، گھریلو خواتین یا سیاسی خواتین ہیں، ان سب پر بیگم نصرت بھٹو کا احسان ہے، انہوں نے ایک راستہ دکھایا کہ عورت کو صنف نازک کہا جاتا ہے مگر جب امتحان کی گھڑی آتی ہے، جب قربانیوں کا موقع آتا ہے، جب جدوجہد کا موقع آتا ہے تو وہ کتنے وقار، کتنی عظمت، کتنی جرأت اور کتنے حوصلے سے نہ صرف اپنی پارٹی کی قیادت کرتی ہے بلکہ اپنے ملک کے لیے قربانیاں دیتی ہے، نہ صرف جرأت اور بہادری کی مثال ہے بلکہ صبر و تحمل کی بھی مثال ہے۔ ہم ان کی زندگی میں، ان کے کردار پر فخر کرتے رہے ہیں اور اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی ویسی ہی مائیں بنیں، ویسی ہی خواتین کارکن بنیں جس کی انہوں نے ہمارے سامنے مثال پیش کی ہے۔ میں اس ایوان کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس غم کی گھڑی میں ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

جناب چیئرمین: شکریہ بہت بہت۔ نیلوفر بختیار صاحبہ۔

سینیٹر نیلوفر بختیار: شکریہ جناب چیئرمین! میں نے درخواست دی تھی کہ میں ایون میں اُس طرف بیٹھنا چاہتی ہوں لیکن بدقسمتی سے آج تک میری seat allot نہیں ہو سکی لیکن آج چونکہ بولنا ضروری ہے اور موقع ایسا ہے، میں اس بات کو طول نہیں دینا چاہتی۔ براہ مہربانی مجھے کل سے وہاں پر بیٹھنے کا موقع دیا جائے۔

Mr. Chairman: We will decide it, please carry on.

سینیٹر نیلوفر بختیار: شکریہ جناب چیئرمین! محترمہ نصرت بھٹو پاکستانی خواتین کے لیے ایک ایسا نام ہے جو ایک ideal, ایک icon, ایک legend, کی ایسی شکل اختیار کرتا ہے جس کو ہر سیاسی خاتون دیکھنا چاہتی ہے اور ان کے حالات زندگی کے مطابق عمل بھی کرنا چاہتی ہے۔ وہ ایک بہادر اور دلیر عورت تھیں۔ اگرچہ آج میرا تعلق ان کی پارٹی سے نہیں ہے لیکن بحیثیت ایک student leader کے میں نے ایسے بہت سارے جلوسوں میں لاٹھیاں کھائی ہیں جن میں نصرت بھٹو صاحبہ جمہوریت کے لیے جدوجہد کر رہی تھیں۔ ان کا میری والدہ سے بڑا قریبی تعلق تھا۔ میرے آبائی گھر میں آج بھی دیواروں پر ان کی تصویریں آویزاں ہیں۔ میں ان کو سلام پیش کرتی ہوں، ان کے صبر، ان کے

تحمل، ان کی بُردباری، ان کی dignity کو سلام پیش کرتی ہوں اور جس طرح وہ آخری وقت تک سر اٹھا کر چلتی رہیں وہ بے مثال ہے۔ ان پر پے در پے وار ہوئے لیکن وہ جھکیں نہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہر عورت کو، خاص طور پر جو خاتون سیاست میں ہے، اسے آج افسوس ہے، دکھ ہے اور ان کی کمی ہمیشہ محسوس ہوتی رہے گی۔

جناب چیئرمین! مجھے اجازت دیجیے کہ جہاں آج ہم ان کے نام یہ resolution pass کر رہے ہیں وہاں میں ایک اور resolution propose کرنا چاہتی ہوں۔ پاکستان کی پارلیمنٹ کے دروازے پر ایک شخص نے اپنے آپ کو آگ لگائی اور جان دے دی۔ وہ شخص اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ اس کی بیوی نے آج تیسرے بچے کو جنم دیا ہے۔ اس کے تیسرے بچے کے نام بھی ایک resolution pass ہونی چاہیے۔ اس بچے کے نام کے ساتھ کوئی بڑا خاندانی نام نہیں لگا ہے، وہ ایک غریب کا بچہ تھا لیکن وہ ایک پاکستان کے شہری کا بچہ تھا اور اس نے اس زندہ جیتی جاگتی پارلیمنٹ کے سامنے اپنی جان دی ہے۔ جناب والا! ہم نے رات کو TV channels پر بوڑھوں کو دیکھا، ان کو بے چارگی کے عالم میں سسکتے ہوئے، فٹ پاتھوں پر سوتے ہوئے دیکھا، ان میں سے ایک بوڑھے شخص نے جان دے دی اور اس کو رکشے میں ہسپتال لے جایا گیا۔

جناب چیئرمین: چلیں! آپ ابھی اس resolution پر بات کرلیں۔

سینیٹر نیلوفر بختیار: جناب والا! میری چھوٹی سی درخواست ہے اگر آپ قبول کریں۔ ہم parliamentarians ہیں، ہم نے قوم کے ساتھ وفاداری کا حلف لیا ہے۔ خدا کے لیے آج یہ پارلیمنٹ ایک resolution ان لوگوں کے نام بھی pass کرے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ثریا امیرالدین صاحبہ۔

سینیٹر ثریا امیرالدین: شکریہ جناب چیئرمین۔ آج میں اپنے دل کی گہرائیوں سے بیگم نصرت بھٹو صاحبہ کو خراجِ عقیدت پیش کرتی ہوں۔ بھٹو صاحب کے دور میں اور نصرت بھٹو کے دور میں، میں نے پیپلز پارٹی join کی تھی اور میں آج تک پیپلز پارٹی میں ہوں۔ انہوں نے جس طرح ایران سے لے کر پاکستان تک کا سفر طے کیا، انہیں نہیں پتا تھا کہ وہ یہاں آئیں گی تو وہ جمہوریت کی بحالی کے لیے اس قدر قربانیاں دیں گی۔ اپنے شوہر کی وفات کے بعد انہوں نے MRD بنائی، تمام سیاسی لیڈران کے پاس گئیں اور ان سے مشورے کیے اور کہا کہ اگر ضیاء الحق سے نجات چاہتے ہو تو فوراً سیاست میں آؤ،

سب مل کر MRD کو فروغ دیں اور ہم لوگ آگے بڑھیں اور پھر واقعی ایسا ہوا کہ سارے لیڈر ان کے ساتھ ہو گئے اور ملک میں جمہوریت آئی اور آج تک ملک میں جمہوریت ہے، ہم اس پر فخر کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں جمہوریت ہے۔ وہ ایثار اور قربانی کا مجسمہ تھیں، جس طرح انہوں نے اپنی بیٹی کو وزیراعظم بننے کے بعد چیئرپرسن منتخب کیا کہ میری جگہ تم پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بن جاؤ، یہ بہت بڑی بات ہے اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی خاتون اپنی جگہ کسی اور کو دے دے۔ یہ ایثار اور قربانی کی بہترین مثال ہے، اس سے بڑی مثال نہیں دی جا سکتی۔ وہ حیات تھیں تو ان کے شوہر کو پھانسی دی گئی، ان کے دونوں بیٹوں کو شہید کیا گیا اور پتا نہیں خدا کی وہ کون سی مصلحت تھی کہ وہ اپنی بیٹی کی شہادت کے وقت اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھی تھیں اور آج ہم تمام پاکستانی خواتین کے سر فخر سے بلند ہیں کہ ہمیں اتنی اچھی لیڈر ملی جو ہمیں نیا سبق دے کر گئیں اور ہم پاکستانی خواتین جمہوریت کے لیے کام کرتی رہیں گی۔ وہ ہمارے لیے role model تھیں اور ہمیشہ رہیں گی، ہم ان کا نام ہمیشہ عزت سے لیں گے اور ہمارے دلوں میں ان کے لیے احترام ہے۔ خدا انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سلیم سیف اللہ صاحب۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Thank you very much Mr. Chairman. On my own behalf, on behalf of my party, on behalf of my mother who was a close friend of late Begum Nusrat Bhutto, I would also like to express my grief and sorrow on the demise of late Begum Nusrat Bhutto. I remember first meeting with her, she was a very gracious lady, always very well dressed. In 1962 when late Mr. Bhutto was the Foreign Minister of Pakistan and my father at that time was a member of the National Assembly and Mr. and Mrs. Bhutto were visiting Peshawar and he had hosted a dinner, as youngster I had the pleasure and privilege of meeting both of them. Later on of course میری والدہ اور بیگم نصرت بھٹو کے آپس میں بڑے قریبی تعلقات رہے۔ میں اپنی والدہ کی جانب سے، وہ آج سینیٹ یا قومی اسمبلی کی ممبر نہیں ہیں، اس لیے وہ یہاں نہیں آسکتیں، ان کے behalf پر بھی میں ضرور تعزیت کروں گا۔ مجھے یاد ہے کہ بیگم بھٹو ایک مرتبہ پشاور آئیں، مارشل لا کا

وقت تھا، ان پر پابندی تھی اور وہ برقع پہن کر پشاور آئیں، رات ہمارے ہاں ٹھہریں، مارشل لا کی حکومت کو پتا ہی نہیں چل سکا کیونکہ وہ تو کبھی برقع پہنتی نہیں تھیں اور وہ برقع پہن کر آئی تھیں۔ اس رات نثار محمد خان جو پیپلز پارٹی چارسدہ کے ایک بانی رکن تھے، بعد میں کسی ناراضی کی وجہ سے وہ علیحدہ ہوئے، ان کو بلایا گیا، ان سے ملاقات کی اور صبح وہ واپس چلی گئیں۔ اس کے نتیجے میں اس وقت کے مارشل لا ایڈمنسٹریٹر جنرل فضلِ حق صاحب بڑے ناراض ہوئے اور میری والدہ کو جیل جانا پڑا، انہیں ایبٹ آباد جیل میں اس لیے رکھا گیا کہ انہوں نے کیوں بیگم بھٹو کو اپنے ہاں ٹھہرایا تھا۔ یقیناً she was a courageous woman. اور اللہ کسی باپ یا ماں کو وہ دن نہ دکھائے کہ ان کے بچے ان سے پہلے وفات پا جائیں۔ یہ ایک بہت بڑا دکھ ہوتا ہے۔ بہرحال پھر بھی انہوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ ان کے جانے سے یقیناً پاکستان پیپلز پارٹی ہی نہیں بلکہ ہر پاکستانی ان کی وفات پر افسوس کا اظہار کر رہا ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ، گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Sir, میرا گلا خراب ہے اور میں تھوڑی بیمار ہوں مگر پھر بھی اتنی عظیم ہستی کے بچھڑ جانے پر آج مجھے چند الفاظ کہنے ہیں۔ جب پیپلز پارٹی کی ابتدا کی گئی تو لاہور میں ہمارے گھر میں میری والدہ صاحبہ کے پاس ایک بیگم عبادالرحمٰن اور دوسری بیگم عباسی کے ساتھ وہ تشریف لایا کرتی تھیں اور میری والدہ ان کے ہمراہ کام کرنے میں بڑی active تھیں۔ مجھے وہ دن یاد ہیں۔ ان کی تصویریں موجود ہیں کہ انہوں نے کس طرح اپنے خاوند کے ساتھ جمہوریت کی جدوجہد میں حصہ لیا۔ انہوں نے تمام زندگی جمہوریت کے لیے کام کیا اور جو جو دکھ اور تکالیف انہوں نے اٹھائیں میرے خیال میں شاید ہی کسی کو دنیا میں اٹھانی پڑی ہوں۔ میں بہت کچھ جانتی ہوں۔ ان کے ساتھ میری پوری فیملی کا بہت تعلق رہا ہے جو کبھی میں نے mention نہیں کیا مگر میرے بہنوئی واحد وکیل تھے کہ جب بھٹو صاحب جیل میں تھے اور اڈیالہ جیل میں جب دونوں ماں بیٹی کو جا کر کوئی چھڑانے والا نہیں تھا تو انہوں نے ان کا بہت ساتھ دیا اور انہوں نے خود بھی کئی سال جیل بھگتی۔ پیپلز پارٹی کے پرانے لوگ سب کچھ جانتے ہیں۔ بیگم بھٹو کے ساتھ میرا بہت تعلق رہا ہے۔ میرے ساتھ ان کی تصاویر ہیں۔ میری شادی پر وہ تیسرے دن تشریف لائی تھیں اور انہوں نے مجھے بہت تحفے دیئے۔ مجھے ان کی وفات پر سخت افسوس ہے۔ میری والدہ بقیدِ حیات نہیں ہیں مگر میری

بہن اور جن لوگوں کے ساتھ وہ رہی ہیں سب نے بہت زیادہ افسوس کا اظہار کیا ہے مگر جس طرح وہ دنیا سے گئی ہیں یہ بڑی unfortunate چیز ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ tragedy شاید اندرا گاندھی، کینیڈی کے ساتھ بھی ہوئی مگر بھٹو فیملی کے ساتھ جو ہوئی ہے یہ پوری دنیا میں مثال ہے کہ ایک ماں کے سامنے اس کے تین چار بچے دنیا سے چلے جائیں اور ایک واحد بیٹی جو political نہیں ہے، زندہ ہے مگر باقی جوان بیٹے، بیٹی اور خاوند دنیا سے چلے گئے مگر انہوں نے آخری دم تک بڑی ہمت دکھائی۔ میرا خیال ہے کہ آخر کار ان کا ذہن برداشت نہیں کر سکا اور وہ کومے میں چلی گئیں اور اسی حالت میں انہوں نے انتقال کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں بہترین جگہ پر رکھے۔ وہ بہت نیک، اچھی اور جمہوریت کی علم بردار عورت تھیں ان کی مثال دی جاسکتی ہے کہ انہوں نے گلی گلی جلوسوں میں شرکت کی اور غریب لوگوں کی حمایت میں قدم اٹھائے اور انہوں نے جمہوریت کی جو داغ بیل ڈالی تھی اور جس طرح غریبوں کا ساتھ دیا تھا وہ ایک مثال ہے۔ آج کل تو ایسا نہیں ہے۔ پیپلز پارٹی کے مقاصد جو ان کے وقت میں تھے اب نہیں ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے مگر اس زمانے میں جو انہوں نے کیا، جو ان کی فیملی نے کیا میں اس کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور ایک دفعہ پھر دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے لواحقین کے ساتھ جو جنت میں ہیں، ان کو peace and rest میں رکھے۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین: شکریہ بہت بہت۔

No doubt, she was a very brave lady and she is mainly responsible for the restoration of democracy in this country and today we are all sitting here because of the sacrifices she gave for democracy.

میرا خیال ہے کہ اب باقی agenda کو defer کر دیتے ہیں تو the House stands adjourned to meet again on Thursday, the 27th October, 2011 at 4:00 p.m. tomorrow. شکریہ بہت بہت۔

[The House was then adjourned to meet again on Thursday, the 27th October, 2011 at 4:00 p.m.]